# عبارات اکابر کا
# تحقیقی و تنقیدی جائزہ

مصنف

محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا

**صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی**

اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

# "عبارات اکابر" کا
# تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اول


مصنف

محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی



اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

| | |
|---|---|
| نام کتاب | عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (حصہ اول) |
| مصنف | صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی |
| کمپوزنگ | محمد ناصر الہاشمی حفظہ اللہ تعالی |
| اشاعت باراول | مارچ 2005ء |
| اشاعت باردوم | فروری 2008ء |
| اشاعت بارسوم | دسمبر 2012ء |
| ضخامت | 410 صفحات |
| قیمت | 300 روپے |

AYUB & SONS
Printer, Publisher &
Genral Order Suppliers
0300-4524795

**ناشر:**

**مکتبہ اہل السنۃ پبلی کیشنز**

گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ، دینہ ضلع جہلم

+92 321 76 41 096

+92 544 630 177

ahlusunnapublication@gmail.com

نانوتوی صاحب کے شاگرد ہیں نے وضاحت کے ساتھ نانوتوی کے کلام کو قرآن کے خلاف قرار دیا ہے۔ فیض الباری کی ایک اور عبارت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

اور حاصل کلام یہ ہے کہ جب ہم نے اثر مذکور کو شاذ پایا اور اس کے ساتھ ہماری نماز اور روزے کا کوئی امر متعلق نہیں نہ اس پر ہمارے ایمان سے کوئی امر موقوف ہے ہم نے مناسب جانا کہ اس کی شرح کو ترک کر دیں اور اے مخاطب اگر تیرے لیے کوئی چارہ نہیں اور تو اس بات پر مجبور ہے کہ ایسی چیز میں دخل انداز ہو جس کے بارے میں تجھے کچھ علم نہیں تو ارباب حقائق کے طریق پر تجھے یہ کہنا چاہیے کہ غالباً اثر مذکور میں سات زمینوں کے لفظ سے سات عوالم کو تعبیر کیا گیا ہے۔ جن میں تین کا وجود تو درجہ صحت کو پہنچ چکا ہے۔ عالم اجسام عالم مثال عالم برزخ پھر عالم ذر عالم نسمہ تو بے شک ان دونوں کے متعلق بھی حدیث وارد ہوئی ہے۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ یہ دونوں مستقل عالم ہیں یا نہیں بس یہ پانچ عالم ہیں اور انہیں پانچ کی طرح دو اور بھی نکال لے تا کہ پورے سات ہو جائیں تو ایک چیز اس عالم سے دوسرے عالم کی طرف نہیں گزرتی لیکن اس حال میں گزرتی ہے کہ اس عالم کے احوال لے لیتی ہے اور بے شک ایک شے کے لئے اس عالم میں آنے سے پہلے کئی وجود شرع مطہر میں ثابت ہو چکے ہیں اور اس وقت تیرے لئے بغیر کسی دشواری کے یہ ممکن ہے کہ تو مختلف عالموں میں ایک ہی نبی ہونے کا التزام کرے۔

(فیض الباری جلد 3 صفحہ نمبر 334)

"**فیض الباری**" کی ان منقولہ عبارات سے پتہ چلا کہ نانوتوی کے بالواسطہ شاگرد کشمیری صاحب بھی اثر ابن عباس کی تحقیق کے بارے میں نانوتوی صاحب سے متفق نہیں اور انہوں نے لطیف انداز میں نانوتوی پر چوٹیں کی ہیں مولانا سرفراز صاحب صفدر نے یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ مولوی قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے قائل تھے فرمایا حضرت نانوتوی نے منطقی طور پر ختم نبوت ثابت کی ہے۔ کیونکہ نانوتوی صاحب نے فرمایا ہے مابالعرض کا سلسلہ

مابالذات پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرے انبیاء وصف نبوت کے ساتھ بالعرض متصف ہیں حضور علیہ السلام بالذات متصف ہیں لہٰذا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو گیا۔

## قاسم نانوتوی کا باقی انبیاء کی نبوت سے انکار

سرفراز صاحب قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو ختم نبوت زمانی پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں حالانکہ اس طرح تو باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے تو انکار ہو جائے گا کیونکہ جو کسی وصف سے بالعرض موصوف ہو اس کے ساتھ اس کا اتصاف مجازی ہوتا ہے جس طرح جالس فی السفینہ کو بھی متحرک کہا جاتا ہے۔ کشتی وصف تحرک کے ساتھ حقیقتاً متصف ہے اور جو اس میں سوار ہے وہ مجازاً متصف ہے اور اس سے اس کی نفی بھی جائز ہوتی ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ تو شیر سے ہے تو اس سے شیر ہونے کی نفی کرنا بھی جائز ہے مولانا سرفراز صاحب نے ''اتمام البرھان'' میں فرمایا ہے کہ حضرت نانوتوی نے واسطہ فی الثبوت غیر سفیر محض مراد لیا ہے۔ جیسے چابی کی حرکت ہاتھ کے واسطہ سے ہوتی ہے اور خود ہاتھ بھی حرکت کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور دونوں متحرک ہونے کے ساتھ حقیقتاً متصف ہیں حالانکہ یہ حضرت کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کا معنی بالذات نبی کیا ہے اور حسین احمد مدنی نے ''شھاب ثاقب'' میں کشتی والی مثال دیکر وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کشتی وصف تحرک کے ساتھ حقیقتاً متصف ہے اور کشتی سوار مجازاً متصف ہے حسین احمد مدنی نے اسے واسطہ فی العروض قرار دیا ہے کشتی سوار کے لئے حرکت سے متصف ہونے کے لئے واسطہ فی العروض ہے اس طرح حضور علیہ السلام باقی انبیاء علیہم السلام کے لئے وصف نبوت میں واسطہ فی العروض ہیں مولوی صاحب نے تلبیس سے کام لیتے ہوئے واسطہ فی العروض کو واسطہ فی الثبوت غیر سفیر محض قرار دیا جس میں واسطہ اور ذوالواسطہ وصف سے حقیقتاً متصف ہوتے ہیں حالانکہ واسطہ فی الثبوت غیر سفیر محض اور واسطہ فی

العروض آپس میں قسیم ہیں۔

اور علامہ موصوف کو علم ہوگا کہ ﴿قسیم الشیء یجب ان یکون غیرہ﴾ جو کسی شی کا قسیم ہوتا ہے ضروری ہے کہ وہ اس کا غیر ہو۔

نیز اس دلیل سے اگر نبوت کا آپ ﷺ پر مختتم ہونا ثابت ہوتا ہے تو ایمان اور علم کا بھی آپ پر ختم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی **تحذیر الناس** کے صفحہ نمبر **10** پر تحریر ہے کہ حضور علیہ السلام وصف ایمان سے بالذات متصف ہیں اور باقی لوگ بالعرض اور ما بالعرض کا سلسلہ ما بالذات پر ختم ہوتا ہے تو لازما آیا کہ ایمان بھی آپ ﷺ پر ختم ہو اور بعد میں کوئی مومن نہ ہو۔

اسی **تحذیر الناس** کے صفحہ نمبر **11** پر ہے کہ علم حضور علیہ السلام میں بالذات ہے اور آپ ﷺ کے علاوہ باقیوں میں بالعرض ہے پھر ثابت ہوگا کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی میں علم بھی نہیں ہے کیونکہ ما بالعرض کا سلسلہ ما بالذات پر ختم ہوتا ہے نیز لازم آئیگا کہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں اور آپ ﷺ کے زمانہ کے بعد سارے جاہل ہوں دیوبندیوں کے خاتم الحفاظ انور کشمیری اپنے رسالہ خاتم النبین کے صفحہ نمبر **73** میں فرماتے ہیں۔ ﴿وارده مابا لذات و مابا لعرض عرف فلسفه است نه عرف قرآن کریم نه حوار عرب

---

**حاشیہ:** نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہی کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانہ میں یا اپ کے زمانہ کے بعد اسی زمین یا باقی چھ زمینوں میں کوئی تجویز کیا جائے تو پھر نبی پاک ﷺ خاتم النبیین ہونا بدستور باقی ہے اور دیوبندیوں کے ابن حجر ثانی اپنی کتاب اکفار الملحدین میں لکھتے ہیں۔ **تجویز النبی معه ﷺ وبعده تکذیب للقرآن البعید** (اکفار المحدین) مولوی سرفراز ہزار کتابوں کا الا ماشاء اللہ مطالعہ کر چکے ہی۔ اس لئے ان کا پتہ ہوگا کہ نیا نبی تجویز کرنا جب تکذیب القرآن ہے اور تکذیب القرآن بالاجماع کفر ہے۔

نہ نظم راہیچ گونا ایما و دلالت بر آں اضافہ استفادہ نبوت زیادہ است بر قرآن محض باتباع ہواء﴾

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ مابالذات اور مابالعرض فلسفے کا عرف ہے قرآن کریم اور محاورات عرب سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ الفاظ میں اس کی طرف کوئی اشارہ پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس پر کوئی دلالت موجود نہیں پس مراد قرآنی پر استفادہ نبوت کا اضافہ کرنا قرآن پر زیادتی ہے اور خالصتاً خواہش نفسانی کی اتباع ہے۔

سرفراز صاحب اب تو مان جایئے کہ نانوتوی صاحب نے قرآن کی تفسیر بالرائے کی ہے آپ کے خاتم الحفاظ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری کی تمام عبارت کا رخ یقیناً **تحذیر الناس**

---

**حاشیہ:** نانوتوی صاحب لکھتے ہیں اگر خاتم النبیین کا وہ معنی لیا جائے جو اس ہیچ ملاں نے عرض کیا ہے تو نبی پاک کی افضلیت نا صرف انبیاء علیہم السلام کے افراد خارجیہ پر ثابت ہوگی بلکہ انبیاء کے افراد مقدرہ پر بھی ثابت ہو جائے گی تو یہاں نانوتوی صاحب نے انبیاء کے افدراد کی دو قسمیں بنا دیں افراد خارجیہ اور افراد مقدرہ حالانکہ جب نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے پھر یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کی فضیلت انبیاء کے افراد مقدرہ پر بھی ثابت ہو جائے گی یہ جملہ لغو اور باطل ہے اور قرآن وسنت کی تصریحات کے بالکل خلاف ہے

نانوتوی صاحب تحذیر الناس کے صفحہ 16 پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اور انبیاء کو نبوت حادث عطا فرمائی اور نبی پاک ﷺ کو نبوت قدیم عطا فرمائی حالانکہ جب آپ خود حادث ہوں تو نبوت جو صفت ہے آپ کی وہ کیسے قدیم ثابت ہوگی پھر لازم آیا کہ جو نبوت آپ کی صفت قدیم ہے تو آپ ﷺ موصوف بھی قدیم ٹھہرے حالانکہ اللہ تعالی کے علاوہ مخلوق کو قدیم کہنا بجائے خود کفر ہے کیونکہ عقائد کا مسئلہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کی صفات قدیم ہیں جبکہ باقی ہر شے حادث ہے

کی طرف ہے اور نانوتوی صاحب نے اسی **تحذیر الناس** میں تفسیر بالرائے کرنے والے کے لئے حدیث نقل کی ہے کہ۔

**حدیث:۔** ﴿من فسر القرآن برایه فلیتبوء مقعده من النار﴾

جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ کافر ہے آج تک کسی مفسر اور کسی عالم نے خاتم النبین کی یہ تفسیر نہیں کی جو نانوتوی صاحب نے کی ہے اگر کسی نے کی ہے تو اس کا حوالہ دیا جائے۔ نیز یہ جو کہا ہے کہ ما بالعرض کا سلسلہ ما بالذات پر ختم ہوتا ہے۔ یہ ماضی کی جانب ہوتا ہے کیونکہ ہر انسان کا وجود اپنے سے پہلے انسان والد کی وجہ سے ہے اس طرح اس کا اپنے سے پہلے کی وجہ سے اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے تو تسلسل لازم آئے گا جو باطل ہے اگر کسی ممکن پر جا کر رکے تو ما بالعرض کا تحقیق بغیر ما بالذات کے لازم آئے اور یہ بھی باطل ہے اور اگر ما بالذات پر ختم ہو تو ثابت ہو گیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں کیونکہ وہ واجب الوجود ہے اور باقی ممکن ہے اور واجب ممکن کے لئے علت ہے۔ نیز یہ کہنا کہ خاتمیت ذاتی ختم زمانی کو مستلزم ہے غلط ہے کیونکہ اسی **تحذیر الناس** کے صفحہ نمبر **13** پر مرقوم ہے اگر بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں کوئی اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور قائم رہتا ہے صفحہ نمبر **25** پر کہتے ہیں اور اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔

کیونکہ ان کے نزدیک اگر نیا نبی آ جائے تو خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آتا تو جب خاتمیت زمانی جو لازم تھی وہ باطل ہو گی تو خاتمیت ذاتی جو ملزوم تھی وہ بھی باطل ہو گئی کیونکہ لازم کا بطلان ملزوم کے بطلان پر دلیل ہوتا ہے بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ یہاں بالفرض کا لفظ ہے لہٰذا عبارت ٹھیک ہے۔

ان سے چند استفسار کیے جاتے ہیں امید ہے وہ جواب دیں گے۔ اگر کوئی کہے بالفرض کسی کی دونوں آنکھیں نکال دی جائیں تو اس کی بینائی میں کچھ فرق نہیں آئیگا تو کیا اس کی بینائی میں فرق نہیں آئے گا؟ اگر کوئی کہے بالفرض کوئی مسلمان اللہ کے الہ ہونے کے بعد کسی اور کو الٰہ مانے تو اس کے عقیدہ توحید میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ اگر مسئولہ بالا عبارات ٹھیک ہیں تو **تحذیر الناس** کی عبارت بھی ٹھیک ہے ﴿و اذلیس فلیس﴾ مولانا سرفراز صاحب نے اپنے رسالہ ملا علی قاری اور علم غیب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ملا علی قاری کی مفصل عبارات حجت ہیں وہ **مرقاۃ شرح مشکوٰۃ** میں فرماتے ہیں۔ ﴿**بعد العلم بخاتمیته علیه السلام لایجوز الفرض و التقدیر ایضاً**﴾ یہ جاننے کے بعد کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں فرض اور تقدیر کے طور پر کسی نبی کے آنے کا قول کرنا جائز نہیں۔ دیوبندی حضرات اپنے مولویوں کے بارے میں جو یہ کہہ رہے ہیں ان کا مقصد یہ نہیں تھا بلکہ اور مقصد تھا اس کے بارے میں ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ﴿**من القاعدة المقررة ان تعیین المراد لایدفع الایراد**﴾ پختہ قاعدہ ہے کہ مراد کا متعین کر دینا اعتراض کو دور نہیں کرتا

(جلد **4** صفحہ نمبر **222**)

سرفراز صاحب نے مناظرہ عجیبہ کی عبارات پیش کی ہیں جن میں نانوتوی صاحب نے فرمایا خاتمیت زمانی میرا عقیدہ ہے اگر خاتمیت زمانی ان کا عقیدہ ہے تو انہوں نے اثر ابن عباس کی وضاحت میں مستقل رسالہ کیوں تصنیف کیا کیونکہ اس اثر میں تو حضور علیہ السلام کی مثل چھ نبی تسلیم کیے گئے ہیں اور ظاہر مفہوم کے لحاظ سے ختم نبوت کے منافی ہے اور مصنف **تحذیر الناس** نے اس کو صحیح تسلیم کر کے آیت میں تاویل کر دی اور اس کا جو منقول متواتر معنی تھا اس کو خیال عوام قرار دیا۔ جب مصنف **تحذیر الناس** اس اثر کے مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں تو وہ ختم زمانی کے قائل کیسے ہیں جب کہ مرزائی نبی پاک کے بعد ایک نبی ماننے سے ختم نبوت کے منکر

ہیں تو نانوتوی چھ نبی ماننے کے بعد ختم نبوت زمانی کے قائل کیسے ہیں؟ اس کے ظاہری مفہوم کو دیکھتے ہوئے علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ملا علی قاری نے **موضوعات کبیر** میں علامہ ابن کثیر نے **البدایہ والنہایہ** میں اس کو اسرائیلیات سے قرار دیا ہے۔ علامہ ابن حجر مکی اور علامہ آلوسی نے اس کی تاویل کی ہے لہٰذا جب تک نانوتوی صاحب کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے جس میں انہوں نے کہا ہو کہ میں نے خاتم النبیین کے اصلی معنی کی تغلیط کر کے جو نیا معنی گھڑا تھا اس سے توبہ کرتا ہوں اس وقت تک بات نہیں بن سکتی۔ مرتضیٰ حسن در بھنگی **اشد العذاب** میں فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو آیت خاتم النبیین کے مضمون کا انکار کیا ہے جب تک مرزائی ان کی توبہ اس انکار سے نہ دکھائیں ان کی کوئی بات قبول نہیں لہٰذا یہ قانون یہاں بھی چلے گا اور دیوبندیوں کو ثابت کرنا پڑے گا کہ نانوتوی صاحب نے جو نیا معنی گھڑا تھا اور خود اس کو ایجاد بندہ قرار دیا تھا انہوں نے اس سے توبہ کر لی ہے۔ ﴿ودونہ' خرط القبتاد﴾

آخر میں دیوبندی مولوی محمد شفیع کی عبارت پیش کی جاتی ہے وہ سرفراز صاحب کے استاد بھی ہیں امید ہے کہ حضرت ان کا لحاظ فرمائیں گے۔ مفتی شفیع اپنی کتاب "**ختم نبوت**" کے صفحہ نمبر **108** پر فرماتے ہیں۔

خوب سمجھ لو کہ تمام امت خاتم النبیین سے یہی سمجھی ہے کہ یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول اور اس پر بھی اجماع و اتفاق ہے کہ نہ اس آیت میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص اور جس شخص نے اس آیت میں کسی قسم کی تخصیص کیساتھ کوئی تاویل کی اس کا کلام ایک بکواس اور ہذیان ہے اور یہ تاویل اس کے اوپر کفر کا حکم کرنے سے نہیں روک سکتی کیونکہ وہ اس نص صریح کی تکذیب کرتا ہے اب تو مفتی دیوبند محمد شفیع نے قاسم نانوتوی کو کافر کہہ دیا لہٰذا بلا وجہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہ کوسیے بلکہ توبہ کیجیے۔

سرفراز صاحب نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ مولانا دیدار علی شاہ نے فرمایا